درسِ قرآن کریم : حضرت مولانا سیّد شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ

ضبطِ تحریر : الحاج محمد حسن چغتائی مدظلہ

ہماری جماعتی زندگی کی جان

حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ قیام بہاولپور کے دوران باقاعدہ درسِ قرآن کریم ارشاد فرمایا کرتے ——— یہ درس ۱۶ محرم ۱۳۹۲ ھ بروز جمعۃ المبارک، مسجد فاروقیہ بہاولپور کا ہے ——— افادۂ عام کے لئے ھدیۂ قارئین کر رہا ہوں ———

——— محمد حسن چغتائی عفی عنہ

ہم بلحاظِ ملّت اور اُمّت اس بات کا احساس کریں، کہ اللہ تعالیٰ کا مقصد ہمارے وجود سے کیا ہے؟ اور جب ملّت اور اُمّت ہوتی ہے تو اس کے نتیجہ میں ایک حکومت بن جاتی ہے۔ "وہ مسلمانوں کی" یا "اسلامی" حکومت کہلاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کا مقصد قرآن پاک میں بیان کیا ہے۔ ہم بھی الحمدللہ! ایک اُمّت ہیں۔ جیسا کہ شاہ سعود نے اعلان کیا ہے کہ ہم اسیّ نوّے کروڑ ہیں۔ آج آسمان کے نیچے کسی اُمت کی یہ تعداد نہیں ہے۔ کسی اور مذہب کے لوگوں کی اتنی تعداد نہیں ہے۔ صبحی اسالی اپنی مشہور کتاب "فلسفۃ التشریع" میں لکھتے ہیں کہ یہ تعداد جس میں سب فرقے شامل ہیں ان میں ۷۵ فیصد حنفی المذہب ہیں اور ۲۵ فیصد میں بقایا فرقے شامل ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ نے ایک قدم بھی اپنے ملک سے نہیں اُٹھایا۔ اُن کی کتاب ہے نہ تقریر ——— اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے ذریعہ چار دانگ عالم میں اسکی فقہ کو پھیلایا اور قانون بھی اس کا چلتا ہے۔

اس اُمّت کی تشکیل کس نے کی ——— ؟ کچھ اُمتیں انسانوں کی بنائی ہوتی ہیں اور کچھ اللہ تعالیٰ کی۔ انسانوں کی مختلف پارٹیاں ہوتی ہیں۔ ان کا بھی مقصد ہوتا ہے۔ جیسے مسلم لیگ۔ پیپلز پارٹی۔ نیشنل عوامی پارٹی۔ عوامی لیگ وغیرہ ——— یہ پارٹیاں اپنے مقصد کو دستور اور منشور سے ظاہر کرتی ہیں۔ جس کے ذریعہ جماعتیں تشکیل پا کر اپنے مقاصد کو عمل میں لاتی ہیں۔ ایک پارٹی خدائی ہے۔ اس پارٹی کو بنانیوالا خُدا ہے۔ اس کی تشکیل خود خداوند تعالیٰ

نے کی۔ اور اس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بنایا۔ "ذٰلک حزب اللہ" یہ اسلامی دائرے میں جو ایک ملت بنی ھے، خدا فرماتا ہے کہ یہ میری پارٹی ہے۔ "الا ان حزب اللہ ھم المفلحون"۔ اللہ کی پارٹی دنیا اور آخرت میں فلاح پائے گی۔ وعدہ، فلاح کا دنیا، قبر اور آخرت میں۔ پارٹی کے مقاصد پہلے بیان ہو چکے ہیں دوبارہ ربط کے لئے بتا رہا ہوں، اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہے۔ اُسے کسی ووٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ مقاصد پارٹی لیڈر کی ذات سے نہیں۔ بلکہ تم سے متعلق ہیں کنتم خیر امۃ۔

پارٹیاں پہلے بھی گزری ہیں۔ آدمؑ کے تابعدار، نوحؑ کی ہدایت پر چلنے والے، اور اسی طرح سے ھودؑ، صالحؑ شعیبؑ، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السّلام ــــــ اللہ تعالیٰ موازنہ کرتا ہے کہ انسانی پارٹیوں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی مختلف پارٹیوں کو دیکھو۔ اُن سب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو بنی ہے وہ خیر اُمت ہے تمام انسانی اور خدائی پارٹیوں سے بڑھ کر درجہ اولیٰ۔ "اخرجت للناس" لوگوں کے فائدہ کے لئے اسکی تشکیل ہوئی ہے۔ سب سے پہلے سینے پر یہ رقم کر لیا جاوے کہ یہ پارٹی مسلم اور غیر مسلم ہر شخص کے فائدہ کے لئے ہے۔ اِس کا قیام منفعتِ انسانی کے لئے ہوا ہے۔ نہ صرف مؤمنوں کی بہبودی کے لئے، بلکہ بین الاقوامی مفاد ہے فلاحِ دارین کے لئے۔ امن۔ بین الاقوامی کے لئے منفعت کیا چیز ہے۔ قرآن بین الاقوامی کتاب، حضورؐ بین الاقوامی نبی، اور اُمۃ بھی بین الاقوامی ــــــ یہ نکتہ "للنّاس" سے معلوم ہوا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنے میں سب کی فلاح ہے الی کافۃ اللناس سے مراد ہے جہاں تک انسان ہے وہاں تک تم پیغمبر ہو۔ (انگریز کا بنایا ہوا پیغمبر کسی کام کا نہیں) قیامت تک انسان ہے تو پیغمبر کی پیغمبری بھی قیامت تک ہے۔ آفتابِ عالم تاب کی موجودگی میں سوئی تلاش کرنے کے لئے چراغ جلانے کی حرکت دیوانگی نہیں تو کیا ہے؟ وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین"۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کیخلاف جانیوالے "الا رحمۃ اللعٰلمین" میں حصر کو نظر انداز کرتے ھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو رسالتِ محمّدیہ کی تعلیمات میں بند کر دیا ہے۔ جو اِدھر اُدھر ہوگا، رحمت سے نکل کر قہر کے دائرے میں چلا جائے گا۔ قرآنِ حکیم نے اِس بارہ میں "ھدی للناس" بتا کر واضح کر دیا کہ جہاں کہیں انسان ہے اس کے لئے ہدایت اِسی میں ہے۔ وہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو۔ انگریز مُردار، اسکی تہذیب، تمدّن، تعلیم، قانون سب مُردار ہے۔ بدبختی ہے اس پر عمل کرنا اور قرآن کو چھوڑنا جس کے لئے للعٰلمین نذیراً: فرمایا کہ قرآن کے ذریعہ اعمالِ بد سے تمام دُنیا کے انسانوں کو ڈرایا جاوے گویا عالمگیری ثابت ہوئی

عالمگیر نفع کی تشریح ، نفع اُمتِ محمدی میں ہزاروں الماریوں سے بہتر ہے۔ اخرجت للناس تامرون بالمعروف ...... الخ —— کہ نیکی کو پھیلانا اور بدی کو مٹانا ، یہ اُمت بدی میں اضافہ کرنیوالی نہیں بلکہ سے مٹانیوالی ہے۔معروفات پھیلانا ، منکرات کو مٹانا ۔

مولٰنا محمد اشرف لائلپوری نے مجھے ایک خط بھیجا ہے۔ یہ تبلیغی جماعت کے آدمی ھیں۔ مولٰنا محمد زکریا سہارنپوری کے یفہ ہیں ۔ تائید اس خط پر مولٰنا زین العابدین کی بھی ہے ۔ اُنہوں نے خواب کا ذکر کیا ہے کہ :

"چند روشن چہروں والے آدمی ایک ہستی کے گرداگرد جمع ھیں ۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ سب صحابہ ہیں جو حضور اکرمؐ کے گرد جمع ہیں ۔ دریافت کیا کہ جو مصیبت پاکستان پر آئی ہے اس کا کیا ہوگا ؟ حضور اکرمؐ نے دائیں ہاتھ سے پکڑا ، آنسو جاری ہو گئے (عرب کے لوگ پاکستان کی شکست اور قطع و برید کے واقعہ پر آج تک رو رہے ہیں ۔ لیکن پاکستانی ناچ گانے میں مصروف ہیں اور احساس تک ختم ہے) ۔ پھر حضور اکرمؐ نے توقف کے بعد فرمایا : یہ عذاب ہے اور اس کے اسباب یہ ہیں کہ اس ملک میں میری توہین اور بے عزتی ہوتی ہے ۔ میرے صحابہؓ کی توہین ہو رہی ہے ۔ شراب خوری اور زناکاری عام ہے ۔ پھر فرمایا کہ ان چیزوں کی ضمانت تم دو ، اللہ تعالٰی سے مکمل کامیابی کی ضمانت میں دیتا ہوں ۔"

عذاب نصف سے زائد پر آچکا ۔ وہ غلامی میں چلے گئے ۔ چھ کروڑ پہلے وہاں ھیں اور اب یہاں صرف پانچ کروڑ باقی ہیں ۔ گویا روپیہ میں دس آنے عذاب میں ہیں ۔ باقی چھ آنہ رہ گیا ہے ۔

اللہ تعالٰی نے فرعون کے عذاب کو آخری وقت کے ایمان پر نہیں ٹالا ۔ کہ اب کیسے ایمان لاتے ہو ۔ "قل یوم الفتح لا ینفع ایمانکم" ایمان کا فائدہ فیصلے کے وقت کوئی نہیں ہوتا ۔ بلکہ دوسرے عذاب کا انتظار ہوتا ہے ۔

مقصدِ ملّی کا احساس

حکومت کے مقاصد بھی بیان ہوتے ھیں ۔ بت پرست کہاں پہنچے ، اور خدا پرست کہاں پڑے ہیں ۔ ہندو مذہب میں شراب ناجائز نہیں ۔ ہندوستان میں ۱۹۴۸ء میں ایک شخص کا زنا و شراب کا واقعہ رونما ہوا تو اخلاقیات کے تحفظ اور پھر زرمبادلہ بچانے کے لئے اُنہوں نے شراب بند کر دیا ہے ۔ میرے قلات[5] کے زمانہ میں پنجاب کے گورنر وہاں آئے اس وقت کے وزیر اعظم نے عصر کے وقت چائے کی دعوت دی کہ گورنر کے ساتھ بیٹھیں گے ۔ اس نے اصلاح کی غرض سے کہا کہ آجائیے ۔ میں وہاں پہنچا ۔ جتنی دیر میں وہاں رہا ۔ ایجنٹ انگریز وہاں تھا ۔ وہ بالکل نہ بولا ۔ ظریف خاں وزیر اعظم سے میں نے کہا کہ یہ تو چپ بیٹھا ہے ۔ آسمان میں بادل ہو تو شرابی محسوس کرتا ہے کہ ایک دل پر جیسے پہاڑ بیٹھ گیا —— آپ سب تو آخر مسلمان ہیں ۔

---

[5] مولانا مرحوم ایک زمانہ میں قلات میں وزیر بھی رہے ہیں ۔

وعد اللہ الذین .... فی الارض ——————

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ وعدہ کیا کہ "جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں، اُن کو دنیا میں حکومت ضرور دوں گا اور ضرور مضبوط کرونگا وہ دین جو اللہ نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ خوف کے بعد امن عطا کرونگا"

اسلامی حکومت کے مقاصد میں یہ بات ہے اس آیت میں استحکام دین اور اقامتِ عمل بیان ہوئے۔

من بعد خوفھم امنا ——— بالکل امن وامان ہو۔ چوری، اغوا، وغیرہ .... سے ——— آزاد قبائل میں چوری، قتل، ڈاکہ نہیں۔ قبائلی آویزش میں کوئی قتل ہو جائے تو اور بات ہے ٹیکس کی ادائیگی امن کی قیمت ہے۔ منڈی میں اگر روپیہ دیں اور سودا نہ ملے تو اس سے بڑا کوئی دھوکہ ہے، لگان وغیرہ سب امن کا بدل ہیں جو میسّر نہیں۔ اب گارڈوں کے ذریعہ خانہ جنگی اور بڑھے گی۔ الذین ان مکنھم فی الارض اقامو الصلوٰۃ .... حکومت کا مقصد نماز کو قائم کرنا (بے نماز کو اب زیادہ ترقی ملتی ہے۔)

فاروقِ اعظم کا ایک فرمان تمام گورنروں کے نام جاری ہوا۔ جو عملِ حکومت ہے۔ "من اھم امرکم الصلوٰۃ .... تم حاکموں کا سب سے بڑا مقصد نماز قائم کرنا ہے۔ جو حاکم نماز ضائع کرے اور چیزوں کو زیادہ ضائع کرنیوالا ہوگا، جو اس کی حفاظت کرے گا وہ دوسرے اُمور کی بھی حفاظت کرے گا" ——— یہ ایک فقرہ سو صفحوں سے بڑھ کر ہے۔ اقامت الصلوٰۃ میں تمام بدنی عبادتیں اور پھر زکوٰۃ کا حکم جو مالی فرائض کی ادائیگی ہے۔ یہ حکومت کے مقاصد میں ہے کہ امر بالمعروف کرے، نیکی کا حکم دے۔ اب ہماری دُنیا ہی بدلی ہوئی ہے۔ نمازِ جمعہ پڑھانا علاقہ کے حاکم کا کام ہے۔ جیسے صدرِ مملکت، گورنر، ڈپٹی کمشنر، تحصیل کا حاکم ہر جامع مسجد کا امام ہو۔ جنازہ بھی ولی کے بعد اس کا حق پڑھانے کا ہے۔ یہ قانون اس وقت ختم ہوا کہ جب حکمران بے علم ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کو تقریر کی عادت نہ تھی۔ جب خلیفہ ہوئے تو جمعہ آیا تو منبر پر کھڑے ہوئے، ثنا، حمد اور درود کے بعد تقریر شروع کی۔ تو کانپ گئے۔ (دراصل بیعتِ خلافت کے فوراً بعد جمعہ آ گیا تھا) فرمایا: کہ حضرت صدیقؓ، فاروقؓ مقرّر تھے۔ اور تیاری بھی کرتے تھے، میں نے تیاری نہیں کی۔ صرف ایک فقرہ کہا: "تم نا اُمید نہ ہو کہ اس سربراہ اور حکمران کی طرف زیادہ محتاج ہو جو عمل کرنیوالا ہو بہ نسبت اس کے کہ جو زیادہ بولنے والا ہو۔

عیدین کا خطبہ بھی امیر کے ذمّہ ہے۔ جہاں عوام اور حکمران کے درمیان کوئی حجاب نہ ہوگا، یہ تکبّر ہوگا نہ حفاظت کا انتظام ہوگا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھی تنبیہ کے طور پر فرمایا۔ وللہ عاقبۃ الامور۔ حکومت کا انجام اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے حکمران کا جو عمل ہو وہ احکامِ الٰہی کے تابع ہو۔